THE RIDICULE OF ISLAM ON SOCIAL MEDIA, ITS CAUSES, IMPACT AND ERADICATION: AN ANALYSIS WITH REFERENCE TO NATIONAL LAW

سوشل میڈیا پر استہزاءِ اسلام اسباب، اثرات و سد باب، ملکی قوانین کے تناظر میں جائزہ

حافظ وقاص خان ریسرچ اسکالر شعبہ علوم اسلامی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

ریاض احمد سعید لیکچرر شعبہ علوم اسلامی، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد

ABSTRACT: *It's a matter of fact that Muslim societies are facing many socio-political and socio- religious challenges in contemporary era. In which the ridicule of Islam on social media is one of the most important contemporary challenge of the Muslim world. Those who make fun of Islam perform such activities under the guise of freedom of expression. They use different websites of social media for mocking of Islam because social media is the easier way to execute like that activities. Therefore, it is strongly required to critically analyze the issue. This research paper will explore the problem and then it will elaborate the solution to counter this modern challenge. The study will answer the questions that what are the causes and impact of these activities. In this study, analytical and critical research methodology have been adopted to conduct this study. This study assumes that one of the major causes of the mocking of Islam is produce against Islam and some atheist and secular personalities and Lobbies are behind it. Therefore, this study recommends legal and ethical mechanism required to be developed to stop the ridicule of Islam on social media at personal and collective level.*

Keywords: *Social media, ridicule of Islam, Causes and impact Challenge, Strategy*

تعارف: میڈیا اور سوشل میڈیا کے مختلف پہلو ایک اہم موضوع ہے اور تاریخی حوالے سے دیکھا جائے تو آغاز میں اپنا مدعا دوسروں تک پہنچانے کے لیے پرنٹ میڈیا کا سہارا لیا جاتا تھا، جس میں اخبارات، مجلہ اور کتب وغیرہ کے ذریعہ اپنی بات پہنچائی جاتی تھی جس کے لیے باقاعدہ طباعت اور چھپائی (printing and publication) کا آغاز 1417ء میں ہوا، پھر الیکٹرانک میڈیا کو اس مصرف کے لیے استعمال کیا جانے لگا، پھر مزید ایک قدم اور اٹھاتے ہوئے 1888ء میں ڈبلیو ہال واکز (W. HALL WAKES)[1] نے ایک تجربے سے تصویر کو برقی لہروں میں تبدیل کیا، 1925ء میں جان ایل برڈ (JOHN L. BIRD)[2] نے مزید تحقیقات کیں اور یوں 1928ء میں پہلی مرتبہ ٹیلی ویژن نشریات ایک پردے پر دیکھی گئیں، 1930ء میں باقاعدہ طور پر لندن میں ٹیلی ویژن پر نشریات کا آغاز ہوا، اور اسطرح بی بی سی۔ لندن دنیا میں ٹیلی وژن دکھانے والا پہ باقاعدہ لا چینل بن گیا۔[3] ان دونوں میڈیا کا استعمال اخراجات کے ساتھ مشروط تھا، تاریخی اور تقابلی جائزہ لیا جائے تو پرنٹ میڈیا میں الیکٹرانک میڈیا کے مقابلے میں اخراجات کم ہوتے تھے، اکیسویں صدی کے آغاز میں اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے لیے ایک سہل اور سستا ذریعہ سوشل میڈیا کے طور پر متعارف ہوا جس کا استعمال انٹرنیٹ کے ساتھ مشروط تھا اور انٹرنیٹ کے استعمال میں اضافے کے ساتھ ہی سوشل میڈیا کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جنوری 2020 کی میڈیا رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں سوشل میڈیا کے صارفین کی تعداد

ساڑھے تین ارب سے تجاوز کر گئی ہے اور اس تعداد میں مستقل اضافہ ہو رہا ہے، سوشل میڈیا کے صارفین میں اضافے کے ساتھ ہی اظہار رائے کی آزادی کی اہمیت بڑھتی چلی گئی اور اسی کی آڑ میں مستہزئینِ اسلام جو پہلے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا سہارا لیتے تھے اور رسمی قانونی اور اخلاقی پابندیاں ان کے راستے میں رکاوٹ تھیں اب نسبتاً سستے اور سہل سوشل میڈیا پر زیادہ تیزی سے سر گرمِ عمل ہو گئے لہٰذا سوشل میڈیا کو استہزاءِ اسلام کے لیے مستقل مزاجی کے ساتھ استعمال کیا جانے لگا، غیر مسلم کے ساتھ ساتھ کچھ نام نہاد مسلمان بھی استہزاء اسلام کی مذموم حرکت میں پیش پیش ہیں، آزادی اظہار رائے کا فلسفہ در اصل استہزاءِ اسلام کو ایک نام نہاد قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس تحقیقی مضمون میں ہم سوشل میڈیا پر ہونے والی استہزاء اسلام کی سر گرمیوں کا جائزہ لیں گے، یہ تحقیق ان سوالات کے جوابات بھی دے گی کہ سوشل میڈیا پر استہزاء اسلام کے کیا اسباب ہیں، اس کے نتیجے میں کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور کتنے لوگ اس سے متاثر ہو رہے ہیں، اس کے سد باب کے لیے کونسے اقدامات ناگزیر ہیں اور پاکستان میں اس حوالے سے کیا قانون سازی ہوئی ہے نیز اس جرم کے حوالے سے کون سے مقدمات بنے ہیں اور ان مقدمات کے حوالے سے عدالتوں نے کیا فیصلے صادر فرمائے ہیں اور ساتھ ہی ایسی سفارشات مرتب کرے گی کہ جس پر عملدر آمد کے بعد ان سر گرمیوں کا سد باب کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ یہ تحقیق استہزاءِ اسلام کی مذموم حرکتوں کو روکنے میں ایک بہتر تریاق ثابت ہو گی۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ:

صحافت اور اس کی آزادی بشمول سوشل میڈیا ایک اہم موضوع ہے اس موضوع سے متعلقہ مختلف تحقیقی مقالات اور علمی مباحث تحریر کیے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر عبد القیوم کا تحقیقی مقالہ ب عنوان[4] "Role of social media in the light of Islamic teaching" دسمبر 2015 کے القلم میں شائع ہوا ہے جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اسلامی تعلیمات کے ابلاغ کے حوالے سے سوشل میڈیا کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، اسی طرح اقراء خالد کا تحقیقی مقالہ بعنوان "سماجی روابط کی ویب سائٹ کے مثبت اثرات"[5] ششماہی تحقیقی مجلہ القمر میں شائع ہوا، جس میں سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا بھر میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے سوشل میڈیا کی اہمیت اور طاقت کو ثابت کیا ہے نیز معاشرے میں موجود مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد پر سوشل میڈیا کے جو اثرات رونما ہو رہے ہیں ان کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ "جدید سماجی ذرائع ابلاغ کے استعمالات و اثرات کا اسلامی تناظر میں علمی جائزہ"[6] کے عنوان سے ایک مقالہ ایکٹا اسلامیکا میں شائع ہوا، اس مقالے میں سوشل میڈیا کے معاصر استعمالات اور اس میں موجود قباحت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ باور کرایا گیا ہے کہ چونکہ سوشل میڈیا پر دیے جانے والے پیغامات تک بیشمار افراد کی رسائی ہوتی ہے اس لیے مثبت یا منفی پیغام کے اثرات اس کی نوعیت پر منحصر ہوں گے چنانچہ فحش یا منفی پیغامات صارف کے گناہ میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں اسی طرح[7] "How Not to Regulate Social Media" کے عنوان سے Shoshana Weissmann نے ایک

آرٹیکل لکھا جس میں سوشل میڈیا پر موجود مختلف ویب سائٹس کے اصول وضوابط کی اہمیت پر بحث کی گئی ہے اور ساتھ ہی اس کی آزادی کو قانون کے دائرے میں لانے کی سفارش کی گئی ہے تاکہ اس کے صارفین کو بے مہار آزادی کے بجائے کسی قانون کا پابند کیا جائے. ایک اور مقالہ بعنوان "توہین مذہب و رسالت اور سماجی رویہ، اسلامی تناظر میں "[8] اس مقالے میں عمومی طور پر توہین آمیز سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی مختصراً یہ سفارش کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا پر ہونے والی توہین آمیز سرگرمیوں کی نشاندہی مکمل ثبوت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اسی طرح ڈاکٹر ریاض احمد سعید اور پروفیسر ڈاکٹر ظاہرہ بشارت کا مشترکہ تحقیقی مقالہ ب عنوان "Limits of Freedom of Expression from Islamic Perspective and it's Major Differences from the Western Perspective".[9] شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب کے تحقیقی مجلہ ال اضواء میں دسمبر ۲۰۱۹ میں شائع ہوے ہے۔ میری تحقیق سوشل میڈیا کے ایک خاص پہلو "استہزاءِ اسلام" سے متعلق ہے۔

سوشل میڈیا پر گفتگو کے آغاز سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی تعریف بیان کی جائے

سوشل میڈیا کی تعریف

سوشل میڈیا کی مختلف تعریفیں بیان کی جاتی ہیں کیمبرج ایڈوانس ڈکشنری کے مطابق

Websites and computer programs that allow people to communicate and share information on the internet using a computer or mobile phone" [10]

"ایسا ویب سائٹ اور کمپیوٹر پروگرام جو لوگوں کو کمپیوٹر یا موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے انٹرنیٹ پر معلومات کی تکمیل اور ان کا اشتراک کرنے کی سہولت دیتے ہیں"

مریم ویبسٹر ڈکشنری میں سوشل میڈیا کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے

" Forms of electronic communication (such as websites for social networking and microblogging) through which users create online communities to share information, ideas, personal messages, and other content (such as videos)"[11]

" الیکٹرانک مواصلات کے ایسے ذرائع (جیسے سوشل نیٹ ورکنگ اور مائیکرو بلاگنگ کے لئے ویب سائٹیں) جس کے ذریعے صارفین معلومات، خیالات، ذاتی پیغامات اور دیگر مواد (جیسے ویڈیوز) کو شیئر کرنے کے لئے آن لائن کمیونٹی تشکیل دیتے ہیں"

سوشل میڈیا سے مراد انٹرنیٹ بلاگز، سماجی روابط کی ویب سائٹس، موبائل کے ذریعے پیغامات اور دیگر ہیں، روایتی میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافی اور دیگر کاروباری افراد معلومات کو عوام تک پہنچانے کے لیے بڑی تعداد میں سوشل میڈیا سائٹس جیسے فیس بک، ٹوئٹر، مائی اسپیس، گوگل پلس، ڈگ، واٹس ایپ اور دیگر سے جڑے ہوئے ہیں۔

عصر حاضر میں سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر سوشل میڈیا کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ زندگی کے اکثر شعبہ جات کسی نہ کسی صورت سوشل میڈیا سے منسلک دکھائی دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا کی اہمیت شہرہ آفاق سائنس دان مکلوہسن نے 60ویں دہائی کے اوائل میں پیشین گوئی کی تھی کہ جلد ہی دنیا ایک گلوبل ولیج (Global village) کی شکل اختیار کرلے گی

"Today, after more than a century of electric technology, we have extended our central nervous system itself in a global embrace, abolishing both space and time as far as our planet is concerned". [12]

انفارمیشن ٹیکنالوجی (information technology) کی حیرت انگیز ترقی کے سبب اس کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوگئی ہے۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹس نے اس ضمن میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ سوشل میڈیا الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا سے بھی زیادہ تیزی سے مقبول ہورہا ہے۔ میڈیا کے ذریعے معلومات کا ذخیرہ آپ تک خودبخود بذریعہ انٹرنیٹ بلاگ، فیزبک پوسٹس، ٹویٹر پہنچ جاتا ہے، ایک چھوٹی سے چھوٹی خبر کو مقبول کرنے کے لیے کسی بھی سوشل سائٹ میں صرف ایک پوسٹ شیئر کرنے کی ضرورت ہے، پھر یہ ہزاروں صارفین کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے انسان کو اتنا ترقی یافتہ بنادیا ہے کہ وہ اپنا وقت ضائع کیے بغیر کہیں بھی بیٹھے بیٹھے پوری دنیا سے سوشل میڈیا کے ذریعے میل جول رکھ سکتا ہے۔ فیس بک پر موجود لوگوں کو اگر ایک ملک کی آبادی کے مطابق جانچا جائے تو یہ دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے، سوشل میڈیا تجارتی، پیشہ وارانہ، ذاتی اور تنظیمی ہر ایک کی ضرورت پوری کرتا ہے مشرق وسطیٰ میں آنے والے انقلاب میں بھی سوشل میڈیا کا اہم کردار رہا، تیونس کے انقلاب کا جو پہلو سب سے اہم ہے وہ سوشل میڈیا کی بڑھتی ہوئی اہمیت ہے۔

سوشل میڈیا کی انفرادیت سوشل میڈیا کو انفرادی حیثیت یوں حاصل ہے کہ اس میں جتنے سامعین اور ناظرین ہوتے ہیں اتنے ہی ناشر ہوسکتے ہیں کوئی بھی شخص بیک وقت ناشر بھی ہوسکتا ہے اور سامع اور ناظر بھی اور سوشل میڈیا کے استعمال کے لیے بجلی کی براہ راست ضرورت نہیں ہوتی البتہ انٹرنیٹ کے سگنلز کے بغیر سوشل میڈیا کا استعمال نہیں ہوسکتا

سوشل میڈیا کی تاریخ سوشل میڈیا کا استعمال چونکہ انٹرنیٹ سے مشروط ہے اسی لیے انٹرنیٹ کے استعمال میں جیسے جیسے اضافہ ہوتا گیا وہیں سوشل میڈیا کی ضرورت بھی محسوس کی گئی لہٰذا اکیسویں صدی کے آغاز میں یک بعد دیگرے سوشل میڈیا کی ویب سائٹس لانچ ہونا شروع ہوگئیں، اس کو سائمن اواپنے تحقیقی مقالے میں یوں بیان کرتے ہیں۔

"In 2000 social media received a great boost with the witnessing of many social networking sites springing up. This highly boosted and transformed the interaction of individuals and organizations who share common interest in music, education, movies, and friendship, based on social networking. Among those that were launched included Lunar Storm, six degrees, world, ryze, and Wikipedia. In 2001, fotolog, sky blog and Friendster were launched, and in 2003, Myspace, LinkedIn, last FM, tribe.net, Hi5 etc. In 2004, popular names like Facebook Harvard, Dogster and Mixi evolved. During 2005, big names like Yahoo!360, YouTube, cyword, and Black planet all emerged" [13]

"سن 2000 میں سوشل میڈیا کو بہت فروغ ملا جس میں بہت سی سماجی رابطوں کی ویب سائٹس شروع ہو گئیں کہ جس سے اُن افراد اور تنظیموں کے مابین باہمی روابط کو فروغ ملا جو سوشل نیٹ ورکنگ پر مبنی موسیقی، تعلیم، فلموں اور دوستی میں مشترکہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ جن ویب سائٹس کو لانچ کیا گیا ان میں لیونر سٹروم، سکس ڈگری، ورلڈ رائز اور ویکیپیڈیا شامل تھے۔ 2001 میں، فوٹولوگ، اسکائی بلاگ اور فرینڈ سٹر لانچ ہوئے، اور 2003 میں، مائی اسپیس، لنکڈ ان، لاسٹ ایف ایم، ٹرائب ڈاٹ نیٹ، ہائی 5 وغیرہ، 2004 میں، فیس بک ہارورڈ، ڈاگسٹر اور میکسی جیسے مشہور نام سامنے آئے۔ 2005 کے دوران، یاہو 360، یوٹیوب، سائورڈ، اور بلیک پلینٹ جیسے بڑے نام سامنے آئے"

سوشل میڈیا کی مشہور ویب سائٹس اور ایپس میں یوٹیوب، فیس بک، ٹویٹر اور واٹس ایپ شامل ہیں

یوٹیوب: 14 فروری 2005ء کو ویڈیوز پیش کرنے والی ویب کا آغاز ہوا جس کا ہیڈ کوارٹر کیلفورنیا یونائیٹڈ اسٹیٹ میں ہے، اس ویب سائٹ پر ویڈیوز ڈاؤنلوڈ اور اپلوڈ دونوں کی جاسکتی ہیں، 16 سے زائد زبانوں میں یہ ویب سائٹ موجود ہے

فیس بک: عالمی سطح پر فیس بک Face book سماجی رابطوں میں سر فہرست ہے فیس بک کا آغاز ۴ فروری ۲۰۰۴ میں کیمبرج مسیاچیوٹ یونائیٹڈ اسٹیٹ میں ہوا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر "مینلو پارک کیلیفورنیا میں کیا گیا۔ اس کے بانی مارک زکر برگ، ڈسٹن موسکووٹز، ایڈوارڈو سیورین اور میک کالم چیرس ہگز ہیں، فیس بک کے صارفین کی تعداد کے حوالے سے موجودہ رپورٹ بتاتی ہے

"In 2020, the global number of Facebook users is expected to reach 1.69 billion"[14]

ٹوئٹر: ٹویٹر ایک مائیکرو بلاگنگ ویب سائٹ ہے، یہ مختصر طور پر اظہارِ رائے کی جگہ ہے، اس ویب سائٹ پر آپ اپنی رائے کا اظہار ایک سو چالیس حروف میں کرتے ہیں جنھیں ٹویٹ کا نام دیا گیا ہے، اس وقت ٹویٹر پر ساڑھے تین کروڑ صارفین موجود ہیں، اور تقریباً ڈیڑھ کروڑ صارفین روزانہ کی بنیاد پر ٹویٹر استعمال کرتے ہیں

بلاگز: بلاگز ایک ذاتی ڈائری کی طرح ہوتا ہے جو انٹرنیٹ پر لکھی جاتی ہے، بلاگز ویب سایٹ کی ہی ایک قسم ہے جس میں ذوق اور شوق کے مطابق تحریر اور تصویر کے ذریعے خیالات، تجربات اور معلومات لکھی جاتی ہیں، گزرتے وقت کے ساتھ کتاب کے مطالعے کے رجحان میں کمی آرہی ہے، ایسی صورت میں اپنے نظریات دوسروں تک مختصر انداز میں، کم خرچ اور کم وقت میں پہنچانے کا بہترین ذریعہ بلاگز ہیں سال 2020 میں بلاگرز کی تعداد اس رپورٹ میں واضح ہوتی ہے

"To date, there are more than 500 million blogs out of 1.7 billion websites in the world. Their authors account for over 2 million blog posts daily"[15]

"اس وقت دن ی ام ی ں 1.7 ارب وی ب سائٹوں پر 50 کروڑ سے زی ادہ بلاگ ز موجودہ ی ں، بلاگرز روزانہ 20 لاکھ سے زی ادہ بلاگ زان ویب سائٹس پر پوسٹ کرتے ہیں"

واٹس ایپ: واٹس ایپ بھی سوشل میڈیا ہی کی ایک قسم ہے، واٹس ایپ (What's App) اسمارٹ فونز کے فوری پیغام رسانی کی ایک خدمت ہے۔ ٹیکسٹ پیغام رسانی کے علاوہ، صارفین کو ایک دوسرے کو تصاویر، ویڈیو، اور صوتی پیغامات بھی بھیج سکتے ہیں، واٹس ایپ کی بنیاد دو سابقہ یاہو ملازمین جین کوم اور ان کے ساتھی برائن ایکٹن نے 2009ء میں رکھی، وٹس ایپ اس وقت دنیا کی سب سے مقبول موبائل انٹرنیٹ میسجنگ سروس ہے، اس کا اندازہ فروری 2020ء کی اس رپورٹ سے لگایا جاسکتا ہے۔

"It became the world's most popular messaging application by 2015, and has over 2 billion users worldwide as of February 2020"[16]-

"یہ 2015 تک دنیا کی سب سے مشہور میسجنگ ایپلی کیشن بن چکی تھی، اور فروری 2020 تک اس کے 2 ارب سے زیادہ صارفین ہو چکے ہیں" کسی بھی سرگرمی کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی اسباب ہوتے ہیں اس لیے اسلام کے استہزا کے پیچھے کیا اسباب موجود ہیں اس کا ادراک بہت ضروری ہے تاکہ بہتر انداز میں سد باب کیا جاسکے

استہزاءِ اسلام کے اسباب بنیادی طور پر استہزاءِ اسلام کے تین اسباب ہیں جن میں عناد پرستی، مذہب بیزاری اور شدت پسندی شامل ہے

عناد پرستی عناد پرستی استہزاء اسلام کا ایک بڑا سبب ہے، قرآن میں یہ لفظ اس طرح استعمال ہوا ہے كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا[17] ہرگز نہیں، وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے۔

قرون اولی میں بھی استہزاءِ اسلام کا سبب یہی عناد پرستی ہوا کرتی تھی اور عصر حاضر میں بھی استہزاءِ اسلام کا ایک سبب یہی دشمنی اور ہٹ دھرمی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ امریکہ کی مولی نورس(Molly Norris) نامی ایک کارٹون ساز خاتون نے نبی ﷺ کا ایک معیوب کارٹون بنایا، اس نے مختلف حقیر چیزوں کو نبی ﷺ کی صورت میں تجسیم کیا اور اسے ایک متن کے ساتھ فیس بک پر پیش کر دیا۔ اس متن میں اس نے لوگوں کو 25 مئی 2010ء سالانہ ہر شخص محمد کی تصویر بنائے (Everybody Draw Muhammad Day)کا دن بنانے کی دعوت دی اس کے ساتھ ہی مولی نورس نے ایک گروپ Citizen against Honor(عزت و حرمت کے خلاف لوگ) تشکیل دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ آزادئ اظہار رائے کے نام پر ہر شخص کو اس بات پر ابھارا جائے کہ وہ نبی ﷺ سمیت کسی بھی نبی کا خاکہ بنا سکے، اس نے ایک دعوت نامہ جاری کیا جس میں گلاس، کپ اور دیگر روزمرہ کی مستعمل اشیاء کے خاکے بنا کر لکھا کہ جس طرح ان اشیاء کی تصویر اور خاکے بنانے میں کوئی قباحت نہیں ہے اسی طرح انبیاء کے خاکے بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔ یہ ایک انداز ہے جسے وقتاً فوقتاً اپنایا جاتا ہے کبھی کوئی پیج بنا کر مکمل منصوبے کے ساتھ استہزاء کی کوشش کی جاتی ہے، کبھی گروپ کے ذریعے اور کبھی کسی مقابلے کے انعقاد کا اعلان کر کے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

شدت پسندی شدت پسندانہ سوچ اور رویہ بھی استہزاءِ اسلام کا باعث بنتا ہے چاہے اس رویہ کا حامل فرد کسی بھی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو، اسی شدت پسندی کا ایک نتیجہ سوشل میڈیا پر مستہزئین اسلام کی پوسٹ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ یونس خان احمدانی نامی

ملحد نے 12 ستمبر 2019ء کو اسلام بمکالمہ ملحد نامی پیج پر یہ پوسٹ شئیر کی "اسلام میں نام بگاڑنا بڑا گناہ ہے۔۔گالیاں دینا بھی۔۔ مگر محمد صاحب نے عمر ابن حشام کا نام بگاڑ کر ابوجہل رکھ دیا۔ادھر اسلام کا اللہ قرآن میں لعنتیں ملامتیں، گالیوں کی بھرمار کرتا رہتا ہے۔۔ تیرے ہاتھ ٹوٹیں تیرے پاوں ٹوٹیں ابو لہب، لعنت ہو وغیرہ وغیرہ جیسی گالیاں اسلامی اللہ نے ہی جیسے ایجاد کی ہوں۔یقین نہیں آتا تو قرآن کا ترجمہ پڑھ لیں۔۔ مومنین بھی ان کے نقشِ قدم پر عمل کر کے گالیاں دینے میں خاص مہارت رکھتے ہیں"[18]

یہ شدت پسندی کا وہ مقام ہے جہاں انسان کو نفسیاتی مریض قرار دیا جاسکتا ہے

مذہب بیزاری استہزاءِ اسلام کا ایک سبب مذہب سے بیزاری ہے، اولاً مغرب میں مذہب بیزار معاشرہ وجود میں آیا اور اس کے بھی کچھ عقلی اسباب تھے جن کی وجہ سے وہاں کے لوگ مذہب اور عقیدے سے بیزار ہوگئے بعد ازاں اسلامی معاشروں میں بھی یہ عناصر سامنے آئے جو کہ استہزاءِ اسلام کا سبب بنتے ہیں جس کی ایک مثال بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ویزٹنگ لیکچرر اور ایم فل انگلش کے طالب علم جنید حفیظ ہیں جنہوں نے استہزاءِ اسلام کے لیے سوشل میڈیا کو استعمال کیا، اس کے بنائے گئے فیس بُک پیج so called liberals of Pakistan پر 7 مارچ 2013ء ایک پوسٹ لگائی گئی جس میں استہزا کرتے ہوئے لکھا "زینب کے پرکشش جسم پر نظر پڑنے کے بعد ہی عرب سے منہ بولے رشتوں کا رواج ختم کرنے کا خیال کیوں آیا؟" اور اس طرح کے اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ طلبا کی جانب سے شکایت پر اور احتجاج کے بعد گرفتاری عمل میں آئی اور ساڑھے چھ سال مقدمہ چلنے کے بعد 21 دسمبر 2019ء کو اسے سزائے موت کا حکم دیا گیا سزائے موت کے فیصلے کے بعد 24 دسمبر 2019ء کو so called liberals of Pakistan ہی کے نام سے سرگودھا یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے حارث محمود قریشی نے گروپ بنایا اور "اسی رات 12:09 پر نے ایک مرتبہ پھر حضرت زینب کے استہزا کے حوالے سے وہی پوسٹ لگائی"[19]

سوشل میڈیا پر استہزاءِ اسلام کی سرگرمیاں سوشل میڈیا کا استعمال چونکہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی بنسبت نہایت آسان ہے اس لیے مستہزئین اسلام اس میڈیم کو مستقل مزاجی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اس کے لیے فیس بک اور ٹویٹر کا استعمال زیادہ سہل ہے۔

فیس بک ناستک ناستک کے نام سے فیس بک پر ایک اکاؤنٹ موجود ہے جس نے 4 جولائی 2019ء کو یہ پوسٹ لگائی کہ "خیالی خدا کے تمام انبیا میں محمد سب سے بڑا بے وقوف تھا"[20] اس طرح کی پوسٹیں بھی آئے دن فیس بک کی زینت بنی رہتی ہیں پروین شیراز نامی خاتون نے 'ملحد کی دنیا نامی پیج پر یہ پوسٹ لگائی ہے "قرآن منوانے کے لیے گردنیں اتارنی پڑتی ہیں کیونکہ یہ جھوٹ ہے، فزکس کی کتاب کو ساری دنیا بغیر کسی غزوے کے مانتی ہے، کیونکہ یہ سچ ہے"[21] ایسی خواتین وحضرات کو قرآنی آیت "لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ"[22] کا حوالہ دیکر غزوات کا اصل پس منظر، اسباب اور طریقہ کار سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے پاکستانی فری تھنکرز کے پیج پر تازیانہ نامی اکاؤنٹ سے ایک پوسٹ کی گئی ہے جس کے مطابق "اسلام کے نزدیک سب سے بہادر شخص وہ ہے جو موت کے خوف کے باعث اپنے نائب کے پیچھے جا چھپے اور کہے میرے ماں باپ تجھ پر قربان -- تیر چلا"[23]

اس پوسٹ میں احد کا حوالہ دیکر مذاق اڑایا گیا ہے اسلام بمکالمہ الحاد کے فیس بک پیج پر ناروے سے تعلق رکھنے وال انعمان کری لکھتا ہے "مسلمانوں کو چاہیے ابوہریرہؓ کو دعائیں دیں جو اس وقت کا پڑھا لکھا انسان تھا اور اسنے دو چار جھوٹی روایتیں بنا دی کہ علم حاصل کرو، وغیرہ وغیرہ جس وجہ سے آج مسلمان سوشل میڈیا پر یہ بات کرتے ہیں کہ دیکھو حضور نے یہ بات کی ہے ورنہ حضور کو تو پڑھائی لکھائی، علم سے کوئی دلچسپی ہوتی تو آج سائنس اور تعلیم اور فلسفہ کی کتابوں میں ان کا نام چل رہا ہوتا"[24]

م ل حد عارف الدین ملحد کی یہ پوسٹ 23 جنوری 2019 کو فیس بک پر لگی ہے "سوال: پنجوقتہ نماز کیا ھے؟ جواب: م جُوس کی مشابہت میں ایک غیر قرآنی م شق ! سوال: نماز کی اذان کیا ھے؟ جواب: غیر واقعی اور غیر قرآنی کلمات کی چیختی ھوئی تکرار"[25]

اس طرح کی غیر مہذب پوسٹیں سامنے آتی ہیں جن کا اخلاقیات سے دور تک کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا

ٹویٹر: اسلام کا مذاق اُڑانے کے لیے ٹویٹر کا استعمال بھی تواتر کے ساتھ کیا جاتا ہے ٹویٹر پر کافرہ کے نام سے چلایا جانے والا اکاؤنٹ آئے روز استہزاء اسلام کے حوالے سے کوئی نہ کوئی ٹویٹ کرتا ہے، اس اکاؤنٹ کے فالورز کی تعداد 3563 ہے، 21 جنوری 2019ء کو اس اکاؤنٹ سے یہ ٹویٹ ہوئی ہے "حضرت عمر کا اصرار تھا کہ محمد اپن ی عورتوں کو پردے م ی ں رکھ ی ں۔ جب پردہ کا حکم نہ آیا تو عمر نے رات کو پاخانہ وغ ی رہ کے ل ی ے باہر جات ی عورتوں کا پ ی چھا شروع کر دیا اور آوازی ں دی تے "سودہ ہم نے تم کو پہچان ل ی ا" تاکہ پردے کا حکم جلدی اترے۔ آخر تنگ آکر محمد پر دے وال ی وح ی لے ہ ی آئے"[26]

اس ٹویٹ کو 32 افراد نے پسند کیا ہے اور 11 افراد نے ری ٹویٹ کیا ہے سلمان حیدر نے ٹویٹر پر جمع وتدوینِ حدیث کا اس طرح استہزا کیا ہے "ایک خلیفہ نے حدیثیں گھڑ کر پھیلانے والے ایک مولوی کو پکڑ کیا۔ دربار میں پیشی پر خلیفہ نے کڑک کر اس سے پوچھا۔ تمہیں معلوم ہے حدیث کے مطابق آقا سے جھوٹ منسوب کرنے والے کی کیا سزا ہے۔ مولوی بولا جی معلوم ہے وہ حدیث بھی میری بنائی ہوئی ہے"[27] اس ٹویٹ کو 773 افراد نے پسند کیا 120 افراد نے ری ٹوئیٹ کیا باؤنسر نامی اکاؤنٹ جس کے 2312 فالوورز ہیں اس سے یکم جنوری 2020ء کو ایک ٹویٹ کی گئی جسے 15 افراد نے لائیک کیا اور 5 نے ری ٹویٹ کیا "بلاشبہ مذہب اور خدا اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے. جب تک اس ملک کے باس ی ان دونوں چ ی زوں کو نہ ی ں رونddی ں گے سوال ہ ی پ ی دا نہ ی ں ہوتا آگے بڑھ ی ں"[28] انیلا احسان نامی ٹویٹر اکاؤنٹ کو جنوری 2020ء میں بند کر دیا گیا ہے کہ جس پر نبی ﷺ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے انتہائی بیہودہ پوسٹ کی گئی تھیں

بلاگز: بلاگز کو انٹرنیٹ کی ڈائری کہا جاتا ہے اسلیے اسلام کا مذاق اُڑانے کے لیے اسے بھی استعمال کیا جاتا ہے مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والے "شعوری ملحد کی ڈائری" کے عنوان سے ایک ملحد سید فراز الہی رضوی جرأت تحقیق نامی ویب سائٹ پر لکھتا ہے "اتن ی دلچسپ بات ہے کہ مسلمانوں کے نزدی ک چودہ سو سال پہلے ک ی ای ک کتاب م ی ں پائ ی ک ی حتم ی و ی ل ی و، مردانہ کمزوری اور ب ی وی ک ی زبان کے علاوہ زندگ ی کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔۔ پوچھا کہ ک ی ا مردار اور خون کو کھانا حرام ہے

۔جواب ملاہاں۔ پوچھاتو مچھل ی ک ی وں حلال ہے۔جواب ملا پان ی کے جانور تمام حلال ہ ی ں۔پوچھا کہ ک ی اسمندر ی سانپ ،آکٹوپس اور وہ ی ل مچھل ی بھ ی حلال ہے تو جواب ملا کہ جن چ ی زوں پر شک ہوا نھ ی ں چھوڑ د ی نا چاہ ئ ی ے۔مذ ی ب ک ی ی ہ واحد بات م ی ں نے مان ی اور خدا کو چھوڑ د ی ا"[29]

مبشر علی زیدی بلا گز کی ویب سائٹ مکالمہ پر استہزاء خدا کرتے ہوئے 4 مارچ 2018 کو "مہنگا خدا" کے عنوان سے یہ بلاگ لکھتا ہے "ی ہ غر ی بوں کا خدا ہے۔ہر وقت غصے م ی ں رہتا ہے۔آتے جاتے ڈانٹتا رہتا ہے۔اسے مطمئن کرنے کے ل ی ے دن م ی ں پانچ بار نماز اور ا ی ک سپارہ پڑھنا پڑتا ہے۔رمضان کے ت ی س روزے لازم ہ ی ں۔اپنے سر پر ٹوپ ی اور ب ی وی کے سر پر ٹوپ ی والا برقعہ رکھنا پڑتا ہے۔اس ک ی جنت چھوٹ ی ہے، جہنم بہت بڑا ہے۔اس کے ساتھ دو چار مولو ی لے جانا پڑ ی ں گے "[30]

اس تحریر کو 41966 مرتبہ دیکھا گیا ہے جرأت تحقیق نامی ویب سائٹ پر ایک ملحد سید امجد حسین انتہائی مغلظات کا استعمال کرتا ہے۔وہ اس عنوان سے 24 جون 2017ء کو ایک بلاگ لکھتا ہے "پھر یوں ہوا کہ اہل مکہ نے محمد کے ساتھ KBC کھیلا" افسوس غلط جواب۔ محمد کے خدا کو پتہ نہیں کہ وہ تین تھے، چار تھے، پانچ تھے یا سات۔ پھر یہ بڑھکیں مارنا کہ اللہ ہی جانتا ہے، اگر جانتا ہے تو آئیں بائیں شائیں کرنے کی ضرورت کیا ہے، بتا کیوں نہیں دیتا"[31]

یوٹیوب: یوٹیوب پر ایک کارٹون فلم "عائشہ اور محمد کے عنوان سے 7 اگست 2018 کو اپ لوڈ کی گئی"[32] 45 منٹ پر مشتمل اس ویڈیو میں محمد ﷺ کو نعوذ باللہ جنس پرست دکھایا گیا ہے، عائشہؓ سے بلوغت سے پہلے زبردستی بغیر ان کی والدہ کی رضامندی کے نکاح کرتے ہوئے دکھایا ہے اور حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کو ایک مظلوم بیوی اور محمد ﷺ کو ایک ظالم شوہر کی صورت میں دکھایا گیا ہے اثرات: 6608 افراد نے اسے دیکھا، 169 نے پسند اور 91 نے ناپسند کیا شام سے تعلق رکھنے والی وفا سلطان پیشے کے لحاظ سے میڈیکل ڈاکٹر اور سائیکیٹرسٹ ہیں۔اسلام پر تنقید کرنا اور استہزا کرنا ان کی وجہ شہرت ہے، 2009ء میں ایک کتاب "A God Who Hates" کے نام سے لکھی ہے 29 مئی 2008ء کو الحیات ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے کہتی ہیں

"I don’t view Islam as a religion according to my notion of religion, Islam is a political doctrine, which imposes itself by force. Any doctrine whatsoever that calls to kill those who do not believe in it is not a religion; it is a totalitarian doctrine that imposes itself by force. When I read, for example, the verse: The adulterer and the adulteress – flog each of them with a hundred strips, and don’t let compassion for them move you. It strips them of their spirituality as well I don’t discern any spirituality in this verse, when a certain faith manages to strip its believers of their last grain of compassion-" [33]

"میں اپنے مذہب کے تصور کے مطابق اسلام کو ایک مذہب کے طور پر نہیں دیکھتی، اسلام ایک سیاسی نظریہ ہے، جو خود کو زبردستی مسلط کرتا ہے۔کوئی بھی نظریہ جو بھی اس کے نہ ماننے والوں کو مارنے کا مطالبہ کرتا ہے وہ دین نہیں ہے، یہ ایک مطلق العنان عقیدہ ہے جو اسے طاقت کے ذریعہ مسلط کرتا ہے۔جب میں پڑھتی ہوں، مثال کے طور پر، یہ آیت: زانی مرد اور زانی عورت ان میں سے ہر ایک کو

سو کوڑے ماریں، اور ان کے لئے ہمدردی نہ ہونے دیں۔ اس سے ان کی روحانیت ختم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی میں اس آیت میں روحانیت کا بھی اندازہ نہیں کرتی ہوں، جب کوئی عقیدہ اپنے مومنین کو ان کے آخری دانے تک شفقت سے محروم کر دیتا ہے"

اثرات: 8 منٹ 33 سیکنڈ کے اس ویڈیو کلپ کو 20,905 افراد نے دیکھا ہے، 212 افراد نے پسند اور 45 نے ناپسند کیا ہے

سوشل میڈیا کی ویب کی پالیسی: سوشل میڈیا کی دنیا میں ٹویٹر (Twitter) ایک پروفیشنل ویب سائٹ سمجھی جاتی ہے کہ جس پر دنیا بھر کے مؤثر افراد کا اکاؤنٹ موجود ہوتا ہے، ٹویٹر کی جنوری 2012ء کی پالیسی کے مطابق ٹویٹر پر کوئی ایسا پیغام یا ٹویٹ جو کسی ملک کے قانون کی خلاف ورزی کرتا ہو تو انہیں مقامی طور پر بلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس سائٹ نے جرمن حکومت کی سفارش پر نازی نظریہ کے علمبردار کے ٹویٹر اکاؤنٹس بلاک کر دیے ہیں اس کے بعد جرمنی میں نازیوں کے اکاؤنٹس نہیں دیکھے جا سکتے لیکن باقی دنیا میں دیکھے جا سکتے ہیں یہ عمل آزادی اظہار رائے کے خلاف جرمنی جیسے ملک میں ظہور پذیر ہوا ہے۔ اسی طرح فیس بک کی بھی دوغلی پالیسی اس وقت سامنے آتی ہے کہ جب فیس بک کے صارفین نے اپنی ڈی پی کشمیری مجاہد برہان مظفر وانی کی لگائی تو فیس بک انتظامیہ نے بغیر کسی اطلاع کے ایسے صارفین کے اکاؤنٹ بلاک کر کے آزادی اظہار کی خلاف ورزی کی ہے

استہزاءِ اسلام کے ملکی قوانین: اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مذہب کے حوالے سے مناسب انداز میں قانون سازی کی گئی ہے اس کے مطابق

"295-A Deliberate and malicious acts Intended to outrage religious feelings of any class by insulting Its religion or religious beliefs: Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the 'religious feelings of any class of the citizens of Pakistan, by words, either spoken or written, or by visible representations insults the religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years, or with fine, or with both"[34]

"دفعہ 295-A دانستہ اور معاندانہ افعال جن کا منشا کسی فرقے کے مذہبی احساسات کی، اس کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کر کے بے حرمتی کرنا ہو۔ "جو کوئی دانستہ اور معاندانہ نیت سے پاکستان کے شہریوں کے کسی فرقہ کے مذہبی احساسات کی تذلیل کے غرض سے بذریعہ الفاظ، خواہ تقریری ہوں یا تحریری یا اشاروں سے اس فرقہ کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کرے یا توہین کا اقدام کرے، اسے دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد 10 سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں"

اس قانون کی مزید وضاحت جرم کے بنیادی اجزا کے عنوان سے بیان کی گئی ہے

"جرم کے بنیادی اجزا ملزم نے کسی خاص جماعت کے مذہب یا مذہبی عقائد کی توہین کی کوشش یا توہین کی ہو

ملزم نے ایسا فعل کسی خاص جماعت کے مذہبی عقائد واحساسات کی تذلیل بذریعہ الفاظ خواہ تقریری ہو یا تحریری یا اشاروں سے کیا ہو"[35]

اس قانون میں محض اسلام نہیں کسی بھی مذہب کے حوالے سے توہین اور تذلیل چاہے وہ کسی بھی انداز میں ہو اسے جرم قرار دیا گیا ہے، اگر اس دفعہ پر صحیح طریقے سے عمل کیا جائے تو یہ پاکستان میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے سد باب کے لیے موزوں ثابت ہو سکتی ہے سوشل میڈیا پر ہونے والی مذکورہ حرکات مندرجہ بالا جرم کے ضمن میں آتی ہیں جس کے مطابق ایف آئی اے کو فوری ایکشن لیکر ایسے افراد کو قرار واقع سزا دینی چاہیے

"295-B Defiling, etc., of Holy Qur'an: Whoever willfully defiles damages or desecrates a copy of the Holy Qur'an or of an extract therefrom or uses it in any derogatory manner or for any unlawful purpose shall be punishable with imprisonment for life"[36]-

"دفعہ 295-B-قرآن پاک کی بے حرمتی وغیرہ جو کوئی قرآن پاک یا اس میں سے کسی اقتباس کی دانستہ بے حرمتی کرے، نقصان پہنچائے یا بے ادبی کرے یا اسے کسی معیوب یا کسی غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرے تو اسے عمر قید کی سزا دی جائے گی"

جرم کے بنیادی اجزا

1. ملزم نے دانستہ قرآن پاک یا اس کے کسی اقتباس کی بے حرمتی کی ہو
2. ملزم نے دانستہ قرآن پاک یا اس کے کسی اقتباس کو اس طریقے سے استعمال کیا ہو جو کہ غیر قانونی اور توہین آمیز ہو"[37]

مذکورہ دفعہ میں دانستہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے تا کہ صرف وہ شخص مجرم ٹھیرے گا جو جان بوجھ کر اس جرم کا ارتکاب کرے۔ یہ دفعہ بھی قرآن کی حیثیت کو تحفظ فراہم کرتی ہے لیکن مذکورہ بلا گرز بالعمد قرآنی اقتباس کے استہزا کے مرتکب ہوتے ہیں

"295-C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet: Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him) shall be punished with death, or imprisonment for life, and shall also be liable to fine"[38]-

"دفعہ 295-C رسول اکرم ﷺ کی بابت خلاف شان الفاظ استعمال کرنا "جو کوئی الفاظ سے خواہ وہ منہ سے بولے جائیں یا لکھے گئے ہوں یا نظر آنے والے نمونوں سے یا کسی اتہام، چالا کی یا کنایہ سے، بلاواسطہ یا بلواسطہ مقدس پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے متبرک نام کی بے حرمتی کرے تو اسے موت کی یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا" اس قانون کی حساسیت کے پیش نظر اس جرم کے بنیادی اجزاء کا تذکرہ ناگزیر ہے

"جرم کے بنیادی اجزاء

1. ملزم نے بلاواسطہ یا بالواسطہ مقدس پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے نام کی،
2. الفاظ سے خواہ منہ سے بولے جائیں یا،
3. لکھے جائیں یا،

4. نظر آنے والے نمونوں سے یا،
5. کسی اتہام سے یا،
6. چالاکی یا،
7. کنایہ سے بے حرمتی کی ہو"[39]

ی ہی وہ بنیادی دفعہ ہے جس کی بنیاد پر پاکستان میں توہینِ رسالت کے مقدمے دائر ہوتے ہیں، اس دفعہ میں سزائے موت کے ساتھ عمر قید کی گنجائش بھی رکھی گئی تھی لیکن بعد ازاں توہین رسالت کی سزا صرف سزائے موت مقرر کی گئی ہے۔

سپریم کورٹ کے سینیر ایڈوکیٹ محمد اسماعیل قریشی اپنی کتاب میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "چونکہ توہینِ رسالت کے متذکرہ بالا بل میں اہانت رسول ﷺ کی سزا' بطور حد کے سزائے موت کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن اس میں سزائے موت کی متبادل سزا' سزائے عمر قید جو دفعہ 295-سی میں رکھی گئی' وہ قرآن و سنت کے منافی تھی اس لیے راقم نے دوبارہ اس دفعہ سے عمر قید حذف کرنے کا مطالبہ بذریعہ شریعت پٹیشن کر دیا کہ توہینِ رسالت کی سزا بطور "حد" صرف سزائے موت مقرر ہے اور حد میں کسی قسم کی کمی یا بیشی نہیں کی جا سکتی۔ یہ شریعت پٹیشن فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنے فیصلے 30 اکتوبر 1990ء کے ذریعے منظور کر لی اور قرار دیا کہ اہانتِ رسول ﷺ کی سزا بطور حد صرف سزائے موت ہے"[40]

1990ء سے پہلے تک اسے ایک لچکدار قانون تصور کیا جاتا تھا کہ جس میں عمر قید کی گنجائش بھی موجود تھی لیکن 1990ء کے بعد اب صرف سزائے موت ہی قانون کا حصہ ہے لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ توہین رسالت کی سزا موت قرار دیے جانے کے بعد بھی عصر حاضر میں توہین رسالت ﷺ کی سرگرمیاں جاری ہیں بالخصوص اس میدان میں سہل استعمال کی وجہ سے سوشل میڈیا پیش پیش ہے کہ جس پر آزادی اظہار رائے ہی کو ڈھال بنا کر مذموم کوششیں جاری و ساری ہیں اور قانون کے مطابق سزا تو در کنار ان سرگرمیوں پر بھی مکمل پابندی عائد نہیں کی جا سکی ہے جو کہ دوسرے مستہزئین کے لیے بھی حوصلے کا باعث بنتی ہے

دفعہ 295 میں مذکور یہ وہ ملکی قوانین ہیں جو پاکستان میں مذہب کے حوالے سے موجود ہیں اگر ان قوانین پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کیا جائے تو محض سوشل میڈیا ہی نہیں بلکہ کسی بھی موقعے اور مقام پر کوئی بھی شخص استہزاء اسلام کی جرات نہ کر سکے۔

استہزاءِ اسلام کا سد باب: ان قوانین پر مستقل مزاجی کے ساتھ عملدرآمد کرنا پاکستان کی عدالتوں کے لیے ایک چیلنج کے طور پر موجود ہے۔ اس حوالے سے اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت صدیقی نے اپنے ایک فیصلے میں بنیاد رکھ دی ہے لیکن مسئلے کے سد باب کے لیے اس طرح کے فیصلوں کا تسلسل ناگزیر ہے

اسلام آباد ہائی کورٹ کا تاریخی فیصلہ: اسلام آباد ہائی کورٹ میں سائل سلمان شاہد نے پانچ بلاگرز جن میں سلمان حیدر، احمد وقاص گورائیہ، عاصم سعید، احمد رضا نصیر اور ثمر عباس شامل ہیں کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ یہ اور ان کے ساتھی فیس بک پر روشنی، موچی

اور بھینسا کے نام سے پیجز چلا رہے ہیں جن میں استہزاء خدا، رسول ﷺ، صحابہ کرام قرآن اور اسلامی تعلیمات کا بذریعہ تحریر، تصویر، خاکے اور ویڈیوز استہزا اُڑاتے ہیں، سائل نے اپنی درخواست میں گستاخانہ مواد بھی منسلک کیا جس کی سماعت کے بعد جسٹس شوکت صدیقی نے 31 مارچ 2017ء کو ایک تاریخی فیصلہ سنایا جس کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں

"پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) ایک جامع اور مربوط تفصیلی ضابطہ کار وضع کرے، جس کے تحت گستاخانہ صفحات/ویب سائٹس کی نشاندہی ہو سکے، اور بلاتاخیر ضروری اقدامات کیے جا سکیں، چیئرمین پی ٹی اے کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ایک سائنسی طریقہ کار وضع کریں جس کے تحت عامۃ الناس کو گستاخی رسول ﷺ اور فحش مواد کے سنگین فوجداری نتائج سے آگاہ کیا جا سکے

سیکریٹری وزارت داخلہ متعلقہ محکموں اور افراد کے تعاون سے ایک پینل / کمیٹی تشکیل دیں جو سوشل میڈیا سے گستاخانہ مواد کے خاتمے کے لیے ایک جامع مہم چلائے اور ایسے افراد کی نشاندہی کرے جو ایسے قبیح جرائم میں ملوث ہیں اور ایسے افراد کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکے جہاں تک ان پانچ بلاگرز کا تعلق ہے، جو پاکستان سے جا چکے ہیں، تو اس معاملے میں ایف آئی اے کو ہدایت کی جاتی ہے کہ قانون کے مطابق پیش رفت کرے اور اگر کوئی قابل گرفت شہادت میسر ہے تو ان بلاگرز کو واپس لایا جائے تاکہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی ہو سکے لیکن اس معاملے میں قانون کے مطابق سلوک کے اصول کو مد نظر رکھ جائے"[41]

اس فیصلے کے بعد پی ٹی اے نے اپنی ویب سائٹ پر ایک پیج Report website/URL بنادیا ہے اور ساتھ ہی اس حوالے سے گاہے بگاہے آگاہی مہم چلائی جاتی ہے کہ جس میں اخبارات اور اشتہارات کے علاوہ موبائل نمبر پر اس طرح کے پیغامات بھی دیے جاتے ہیں

"Sharing of blasphemy, pornography, terrorism and other unlawful content on social media is illegal. Users are advised to report such content on content for necessary action" [42]-

"سوشل میڈیا پر توہین رسالت، فحاشی، دہشت گردی اور دیگر غیر قانونی مواد کا استعمال غیر قانونی ہے۔ صارفین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ضروری کارروائی کے لیے اس طرح کے مواد کی اطلاع دیں"

اس فیصلے کے کچھ ہی عرصے کے بعد انسداد دہشت گردی کے عملے نے مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیمور رضا نامی شخص کو بہاولپور کے بس اڈے سے حراست م ی ں ل ی ا اور بی بی سی کی خبر کے مطابق

"صوبہ پنجاب میں انسداد دہشت گردی ک ی خصوص ی عدالت نے ت ی مور رضا نام ی شخص کو سوشل م ی ڈی ا پر گستاخانہ اور فرقہ وارانہ مواد شائع کرنے کے الزام م ی ں سزائے موت ک ی سزا سنائ ی ہے۔ ی ہ اپن ی نوع ی ت ک ی پہل ی سزائے موت ہے جو سوشل م ی ڈی ا پر گستاخانہ مواد ک ی اشاعت پر سنائ ی گ ئی۔ ت ی مور رضا کے خلاف گزشتہ برس 5 اپر ی ل کو کاونٹر ٹ ی رازم ڈی پارٹمنٹ نے ناموس رسالت، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات کے بارے م ی ں سوشل م ی ڈی ا پر گستاخانہ اور فرقہ وارانہ مواد

ک ی اشاعت پر مقدمہ درج ک ی اتھا۔ ملزم کے خلاف مقدمے م ی ں تعزی رات پاکستان ک ی دفعہ 295 س ی اور 298 اے کے علاوہ انسداد دہشت گردی ای کٹ ک ی دفعات 9 اور 11 بھ ی شامل ک ی گ ئیں "[43]

قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے سینیٹ کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر گستاخی کے موضوع کو بھی زیر بحث لایا گیا، 27 جولائی 2019ء کے ایکسپریس اخبار کی خبر کے مطابق "چیئر مین پی ٹی اے نے بتایا گستاخانہ مواد کی سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر اشاعت بڑا مسئلہ ہے، جعلی ناموں کے ذریعے بھی ایسے مواد کو پھیلایا جاتا ہے، پی ٹی اے کا ایک سیل ایسی ویب سائٹس کو دیکھتا ہے، پی ٹی اے نے 49 ہزار لنکس کو بلاک کیا، کچھ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس کو مقامی سطح پر بلاک کیا، کچھ ایسی ویب سائٹس ہیں جو بیرون ملک سے چلائی جارہی ہیں جن کے متعلق ان کی انتظامیہ کو آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ ڈی جی ایف آئی نے بتایا سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کے حوالے سے 15 مقدمے پنجاب اور 4 اسلام آباد میں سامنے آئے، ان میں ملوث افراد کو گرفتار کر لیا گیا، 12 مقدموں کی انکوائری جاری ہے "[44]

ان اقدامات سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت کی جانب سے اس حوالے سنجیدہ کوششیں کی جارہی ہیں، بہاؤالدین زکریا یونیوسٹی کے جنید حفیظ کی سزائے موت بھی اس کی ایک مثال ہے لیکن اس مسئلے کے مکمل سد باب کے لیے ایک مربوط اور مستقل لائحہ عمل بنانے کی ضرورت ہے.

نتائج: سوشل میڈیا عصر حاضر میں میڈیا کی تیسری قسم تصور کی جاتی ہے جس کا آغاز اکیسویں صدی کے اوائل میں ہوا، یہ وہ میڈیا ہے جس کے صارفین میں دن بدن تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی انفرادیت یہ ہے کہ بیک وقت اس پر ناشر بھی ہوتے ہیں اور قاری یا ناظرین بھی، اسی لیے اس کا استعمال بھی بہت بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ میڈیم بہت زیادہ قابل اعتماد نہیں رہا، مواد زیادہ ہونے کی وجہ سے سچ اور جھوٹ کی تفریق کرنا بھی مشکل ہوتا جارہا ہے۔ سوشل میڈیا دوسرے ذرائع کی بنسبت سہل ترین ہے اسی لیے استہزاءِ اسلام کے لیے اسے بآسانی اور بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ فیس بک پر مختلف پیجز بنا کر، مختلف پوسٹ کے ذریعے، مختلف ایونٹس کی بنیاد پر استہزا کے راستے نکالے جاتے ہیں۔ اسی طرح ٹویٹر پر توہین آمیز ٹویٹ کے ذریعے یہ کاوشیں جاری ہیں، اس طرح کی پوسٹیں تادیر اس ویب سائٹس کی زینت بنی رہتی ہیں اسلیے اس کو پڑھنے والوں میں اور اثرات قبول کرنے والوں میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور جس جس ملک میں اس کے حوالے سے کچھ پابندیاں عائد کی گئیں ہیں وہاں نام بدل کر مختلف آئی ڈیز بنا کر اس مشن کو آگے بڑھایا جاتا ہے، عموماً اسلام سے دشمنی، شدت پسندی اور مذہب سے بیزاری ہی وہ اسباب ہیں جن کی بنیاد پر مسلم ہوں یا غیر مسلم دونوں استہزاءِ اسلام کا ارتکاب کرتے ہیں، پاکستان کی حد تک اس حوالے سے مناسب قانون موجود ہے بس اس پر سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینے کی ضرورت ہے، اسلام آباد ہائی کورٹ نے اس مسئلے کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے سنجیدہ نوعیت کے اقدامات اٹھائے ہیں جس کا تسلسل ناگزیر ہے

سفارشات:

سوشل میڈیا پر استہزاء اسلام کے سد باب کے ضمن میں چند سفارشات درج ذیل ہیں

- سوشل میڈیا پر ہی حکومت کی جانب سے ایسے پیجیز چلائے جائیں کہ جس میں اس بات کی تسلسل سے گردان موجود ہو کہ آزادیٔ اظہار رائے اور استہزا میں فرق ہے، اسی طرح اختلاف رائے کے مہذب طریقے بتائے جائیں۔
- اسلام کے حوالے سے چند گنے چنے موضوعات ہیں کہ بالعموم جن پر اعتراضات کیے جاتے ہیں اور انہی کا استہزا کیا جاتا ہے لہٰذا ایسے پیجیز بنانے بھی ناگزیر ہیں کہ جس میں ان موضوعات پر مدلل گفتگو کی جائے۔
- حکومت کی جانب سے ان مستعمل ویب سائٹس کو پیغام بھی دیا جائے کہ وہ ایسے اکاؤنٹ کو فوری بلاک کرے جو استہزا کے جرم میں ملوث ہوں۔
- پی ٹی اے کے بجٹ اور افرادی قوت میں اضافی کیا جائے تا کہ استہزا کے حوالے سے ہونے والی پوسٹس کی فوری رپورٹ ہو سکے اور ساتھ ہی پی ٹی اے کی تک نیکی صلاحیت کو بڑھایا جائے۔
- ایف آئی اے سائبر کرائمز ونگ کے پاس صرف 15 تفتیشی اہلکار ہیں، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ضمن میں ایف آئی اے کے اختیارات میں بھی اضافہ کیا جائے اور جو ملزم بھی ملوث پایا جائے تو اس کی سزا میں تاخیر نہ کی جائے۔

References:

[1]W. H. Brock and R. M. Macleod ، "the Scientists' Declaration: Reflexions on Science and Belief in the Wake of Essays and Reviews, 1864–5, the British Journal for the History of Science", Vol. 9, No. 1, (1976) , pp. 39-66

[2]John Logie Baird set up the Baird Television Development Company in 1926; on 30 September 1929 he made the first experimental television broadcast for the BBC from its studio in Long Acre in the Covent Garden area of London via the BBC's London transmitter in his London Laboratory.

[3] https://blog.scienceandmediamuseum.org.uk/chronology-british-television/accessed on March 2020.

[4]Abdul Qayyum, Role of social media in the light of Islamic teaching, Al-Qalam December 2015, Institute of Islamic Studies University of the Punjab, Lahore Pakistan p 27-36.

[5]انصاری، اقراء خالد، سماجی روابط کی ویب سائٹ کے مثبت اثرات، القمر، القمر اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن لاہور، جنوری 2018ء، ص 41-57

[6]سعید الرحمان، جدید سماجی ذرائع ابلاغ کے استعمالات و اثرات کا اسلامی تناظر میں علمی جائزہ، ایکٹا اسلامیکا، بے نظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل، جنوری 2016، ص 15-32

[7]Weissmann, Shoshana, How Not to Regulate Social Media, Center for the Study of Technology and Society, Washington, spring 2019, p 58-64.

[8]ہاشمی، سید از کیا، توہین مذہب و رسالت اور سماجی رویہ، اسلامی تناظر میں، راحت القلوب، اسلامی تحقیقی اکیڈمی، کوئٹہ، جنوری 2017ء، ص 2-12

[9]Riaz Ahmad Saeed and Tahira Basharat, Limits of Freedom of Expression from Islamic Perspective and it's Major Differences from the Western Perspective" ,AL-ADWA, 50:33(2019), 29-50.

[10] Cambridge Advanced Learner's Dictionary, Cambridge University Press, Cambridge, United Kingdom, 2008, p 1529

[11]Merriam Webster Dictionary, Merriam-Webster, Springfield, Massachusetts, 2004, P 745

[12]Marshall McLuhan, *Understanding Media* The extensions of man, McGraw-Hill Education, London, 1964, p 5-

[13]Simeon O. Edosomwan, The history of social media and its impact on business, The Journal of Applied Management & Entrepreneurship, Greenleaf Publishing, January 2011, 16(3):79-91

[14] https://www.statista.com/statistics/490424/number-of-worldwide-facebook-users/ March 28, 2020-

[15] https://hostingtribunal.com/blog/how-many-blogs/#grefAccessed on March 28,2020

[16] https://en.wikipedia.org/wiki/WhatsApp, Accessed on March 28, 2020

[17] سورۃ المدثر 16

[18] www.facebook.com/groups/islaminstitute2/?ref=nf_target&fref=nf Accessed on Sep 12, 2019.

[19] https://www.facebook.com/groups/1017923055241994/ , Accessed on Sep 26,2019

[20] www.facebook.com/nastik.nastik.399?_tn_=%2CdC-R-R&eid=ARCuRdTfiy0TliNwF2OEuspu8nomy5DfO0yVBn6KeUygvfYDKZBD3m/Accessed on Sep 19, 2019

[21] www.facebook.com/groups/603802026618546/?ref=nf_target&fref=nfSep13, 2019.

[22] سورہ البقرہ 256

[23] https://www.facebook.com/groups/PakistaniFreethinkers7/?ref=nf_target&fref=n f&__tn_=kC-R, Accessed on Sep 22, 2019

[24] www.facebook.com/groups/islaminstitute2/?multi_permalinks1508977829242140&notifid=1569305167944877&notif_tgroup_highlights,Accessed on Sep24,2019

[25] https://www.facebook.com/groups/PakistaniFreethinkers7/?notif_id=1548760065987786&notif_t=group_r2j_approved&ref=notif, Accessed on Sep 24, 2019

[26] https://twitter.com/kafiraxx?fbclid=IwAR3YuXze5gUxIciUrPKzvzbrQXedFC9x9OhlexsNsnRuKQaYErryO1 seTt8Sep 26, 2019

[27] twitter.com/SalmanHydr/status/1211162488630366208 Accessed on Dec 31, 2019

[28] twitter.com/Bauncer0/status/1212108799647125507 Accessed on Jan 6, 2019

[29] https://realisticapproachblog.wordpress.com/2017/06/24/Accessed on Sep 27, 2019

[30] https://www.mukaalma.com/24027, Accessed on Sep 28, 2019

[31] https://realisticapproachblog.wordpress.com/2017/06/24/ Accessed on Sep 24, 2019

[32] https://www.youtube.com/watch?v=Q5PW-v1qFeg , Accessed on Sep 29, 2019

[33] https://www.youtube.com/watch?v=yuFJucQUyKY, Accessed on Sep 18, 2019

[34] Pakistan Penal Code (XLV OF1860), National Legislative Bodies, 6th October 1860, P 108

[35] تعزیرات پاکستان، باب 15، دفعہ 295اے، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1860ء، ص108

[36] Ibid, Pakistan Penal Code, P 109

[37] تعزیرات پاکستان، باب 15، دفعہ 295بی، ص109

[38] Pakistan Penal Code, P 109

[39] تعزیرات پاکستان، باب 15، دفعہ 295سی، ص109

[40] محمد اسماعیل قریشی، ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت، الفیصل ناشران و تاجران لاہور، 1999ء، ص325

[41] صدیقی، جسٹس شوکت عزیز، ناموس رسالت ﷺ اعلیٰ عدالتی فیصلہ، مرتب سلیم منصور خالد، منشورات لاہور، 2017ء، ص62۔

[42] The News International, MSR, Karachi, October 14, 2019, P6, https://www.pta.gov.pk/en/media-center/single-media/attention-internetsocial-media-users-250320, Accessed on Apr 18, 2020

[43] بی بی سی اردو، 11جون 2017ء

[44] روزنامہ ایکسپریس لاہور، ہفتہ 27جولائی 2019ء، ص8